تحریک کی کامیابی میں منہاجینز کا کردار

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

کوئی بھی تحریک ہو اس میں افرادی قوت کی بڑی اہمیت ہوتی ہے خواہ وہ کارکنوں کی صورت میں ہو خواہ ہیروں کی صورت میں، تحریک کی کامیابی میں کارکنوں کا انقلابی جذبے سے سرشار ہونا اور منزل مقصود تک پہنچنے کی نتیجہ خیزی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے، کارکنوں کو ہمہ وقت متحرک و فعال رکھنا قیادت کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے۔

سب سے مشکل کام اعلیٰ قیادت کا اپنے نیچے ذیلی قیادت کی تیاری کا ہوتا ہے، اس قیادت کی تیاری میں خون جگر صرف کرنا پڑتا ہے۔ ان کی سیرت و کردار، اخلاق و عادات اور انکے مجموعی طرز حیات کو ایسے سانچے میں ڈھالنا ہوتا ہے جس سے ارفع قیادت کے اوصاف و کمالات بھی جھلکیں اور مطلق رہبری کی جملہ صلاحیت و قابلیت بھی، جن تحریکوں میں ذیلی قیادت کی تیاری پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے ان کا تسلسل بغیر کسی انقطاع کے جاری و ساری رہتا ہے۔ ہر زمان و مکان میں ان کی صدائے بازگشت گونجتی رہتی ہے۔ اپنے وجود کو منوانے اور زندہ رکھنے کے لئے انہیں کسی خارجی سہارے کی ضرورت نہیں پڑتی وہ اپنی **Out put** سے صرف زندہ ہی نہیں بلکہ زندہ و جاوید رہتی ہیں۔

تحریکوں کے تسلسل اور دوامیت کے فلسفے کو پیش نظر رکھتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تحریک کی بنیاد ان خطوط پر استوار کی ہے جس سے ہر سطح پر ذیلی قیادت کی تیاری کا عمل ہمہ وقت جاری و ساری ہے۔ یہ ذیلی قیادت اپنی اعلیٰ قیادت کے عطا کردہ نصب العین اور مقاصد کی تکمیل میں انتہائی محنت، ایثار، تندہی اور جفاکشی سے مصروف عمل ہے۔ اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی رضا و خوشنودی کے بعد اس کی خوشنودی کا مرکز قائد ہے، اس کی توقعات اور آرزوؤں کے سانچے میں یہ خود کو ڈھالتے چلے جاتے ہیں۔ ذاتی نفع و ضرر سے بے نیاز ہو کر ایک عظیم مقصد کے لئے خود کو وقف کر دیتے ہیں۔ حتی کہ خونی اور قرابتی تعلقات بھی ان کے پائے ثبات میں تزلزل پیدا نہیں کرسکتے۔ فضل الٰہی اور فیضان رسالتمآب ﷺ سے ہر رکاوٹ کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔

تحریک کی فکر نے سوچوں کے رخ بدل دیئے ہیں اور زاویہ ہائے نگاہ تبدیل کر دیئے ہیں۔ فکر ذات کی بجائے فکر امت سے روشناس کر دیا ہے۔ امت کے زوال کو عروج میں بدلنے کا عندیہ دیا ہے۔ قائد کی روش پر چلتے ہوئے آرام کا خیال ہے نہ آسائش کی پرواہ جان کے سکھ کا کوئی تصور ہے نہ دکھ کا احساس۔ کام کی دھن میں مست و بے خود ہونا ہی خاص پہچان ہے۔ کچھ کر گزرنے کی ایک سچی تڑپ ہر وقت تڑپاتی بھی ہے اور رلاتی بھی زوال امت کا درد اپنے نفسی درد سے بھی زیادہ محسوس کرتے ہیں درحقیقت یہ اس فکر کا کمال ہے جس کا طرہ امتیاز غلبہ دین حق کی بحالی، امت مسلمہ کا احیاء و اتحاد اور قرآن و سنت کی عظیم فکر پر مبنی عالمگیر سطح پر مصطفوی انقلاب کا خواب شرمندہ تعبیر کرنا ہے۔ یہی فکر آج امت مسلمہ کے عروق مردہ میں جان ڈال سکتی ہے۔ امت کا احیاء اور عظمت و تمکنت اسی سے وابستہ ہے۔

آیئے! اب اس امر کا جائزہ لیں اس فکر کے حاملین کہاں، کیسے اور کس طریق پر اپنا سفر انقلاب جاری رکھے ہوئے ہیں۔

۱۔ تدریسی ذمہ داریاں

تعلیم کے دوران تدریسی ذوق کو پروان چڑھانے اور اس کو فروغ دینے والے طلباء کو مختلف سطح پر یہ ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنی صلاحیت و قابلیت سے ملک و ملت کے لئے جوہر قابل تیار کریں تدریس کے ساتھ ساتھ ان کے ذہن و دماغ کو انقلابی فکر سے بھی اس طرح مزین کریں کہ بعد ازاں اس انقلابی فکر کے منابع ہر سمت پھوٹتے رہیں، تعلیم بھی اپنے جامد دائرے سے باہر نکل کر افراد کی شخصیت و کردار کو نہ صرف قابل رشک بلکہ قابل حجت بنا دے۔ سو اس مقصد کے لئے ہمارے منہاجینز یونیورسٹیز، کالجز، سکولز اور عوامی تعلیمی مراکز کی سطح پر سرگرم عمل ہو چکے ہیں۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب قائد کے ان فیض یافتہ کی صحبت سے ملت کو قابل، لائق اور اہل افراد بھی میسر آئیں گے اور ملت کی قیادت و سیادت کا فریضہ سرانجام دینے والے بھی۔

۲۔ تحقیقی ذمہ داریاں

علم و فکر کے ارتقاء کا تسلسل اقوام کو عروج و بلندی کی طرف لے جاتا ہے اور جس قوم کے علم و فکر کے سوتے خشک اور جامد پڑ جائیں اور تعطل زدہ ہو جائیں۔ زوال اس کا مقصد بن جاتا ہے۔ اسلام نے اسی لئے اجتہاد کا دروازہ ہر دور میں کھلا رکھا ہے۔ یوں افراد ہر دور میں ایسی تحقیقی تصانیف رقم کرتے رہے ہیں۔ جن کے نقوش انمٹ ہیں اور ہر زمانے میں انہوں نے جہاں اقوام کو شعور دیا وہاں رہبری کے گر سکھانے کے ساتھ ساتھ

فکری وعصری تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انتہائی قابل اور لائق منہاجینز کو فکر قائد کی ترویج واشاعت کے لئے متعین کیا جاتا ہے تاکہ وہ فکر قائد کو ہر فرد کے لئے منظّم، ٹھوس اور جامع انداز میں پیش کر کے فکری و علمی ارتقاء کو نہ صرف بحال کریں بلکہ اس کے تسلسل کے لئے تشویق وترغیب کا ساماں بھی کریں۔

۳۔ تنظیمی ذمہ داریاں

منتشر اور بکھری ہوئی قوت کو ایک لڑی میں پرو دینے اور ان کی کاوشوں اور جدوجہد کو ایک خاص سمت مرتکز کر دینے کا کام بڑا جاں گسل ہے، ہم خیال اور ہم فکر لوگوں کے مابین سوچوں میں ذاتی مفادات کی وجہ سے کبھی کبھی بعد المشرقین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو یک جان اور ایک قالب رکھنا ہی منتظم کی خوبی اور کمال ہے۔ دیہاتوں، شہروں، اضلاع اور مرکز کی سطح پر اور بیرون ملک منہاجینز کو یہ ذمہ داری بھی دی گئی ہے جسے وہ شب و روز محنت اور جہد مسلسل سے بطریق احسن نبھا رہے ہیں۔ انتہائی تھوڑے وقت میں بعض مقامات سے نتائج غیر معمولی اور انتہائی حوصلہ افزا آ رہے ہیں۔

۴۔ انتظامی ذمہ داریاں

زندگی نظم کا نام ہے جو زندگی حسن نظم سے ہٹ جائے اس کی کاوشیں بے نتیجہ ہو جاتی ہیں۔ ہر وقت نتائج کا حصول، افراد کی کارکردگی میں اضافہ، ہر ادارے کی مجموعی ترقی اور اس کا امتیازی اور جداگانہ تشخص قائم کرنا اس کی ظاہری اور باطنی آرائش اور معنوی حسن و جمال کا اہتمام کرنا اور متعلقہ افراد کی ذہنی اور قلبی سکون کی بحالی اور ان کا اعتماد اور ان کی آسائش کا خیال اور لحاظ کرنا ہی قابل رشک انتظامیہ کی ذمہ داری ہے جو اپنے وسائل کو انتہائی اعانت اور دیانت کے ساتھ اس طرح خرچ کرے کہ جس سے نہ تو اسراف و تبذیر کا کوئی پہلو نکلے اور نہ ہی بخل و کنجوسی کا۔

انتظامی کام کی حسن انجام دہی کا انحصار انسانی نفسیات کے جاننے پر ہے۔ انتظامی معاملات میں افراد کے ذہن بکھرتے اور دل ٹوٹتے ہیں۔ اس منصب کے لئے دل سمندر جیسا اور زبان شہد سے بھی میٹھی چاہیئے۔ اس منصب پر دل توڑنے والا نہیں بلکہ جوڑنے والا ہونا چاہیئے۔ بالخصوص اگر یہ ذمہ داری تحریکی افراد کے متعلق ہو تو پھر تلخ بولتے ہوئے سو بار سوچنا چاہیئے۔ بہر حال اس احساس ذمہ داری پر بھی منہاجینز ہر سطح پر جزوی اور مستقل طور پر کام کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ تجربے کی مار بہت کچھ سکھا دے گی۔ روشنی امید بن کر سامنے دکھائی دے رہی ہے مگر اسکے حصول کے لئے کچھ دیر ہے اندھیر نہیں۔

۵۔ تربیتی ذمہ داریاں

مربی ہونا جہاں ایک بہت بڑا اعزاز ہے وہاں بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ یہ الوہی اور ربوبیتی صفت ہے جو انسان کو فضل خداوندی کے باعث ہی نصیب ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری پر فائز مربی ایک شفاف آئینے کی طرح اور ایک سفید کپڑے کی مثل اپنے زیر تربیت افراد کے سامنے ہوتا ہے۔ وہ چلتی پھرتی تصویر درحقیقت ایک کھلی کتاب کی مانند ہوتی ہے جس سے زیر تربیت افراد جب اور جس وقت چاہیں اپنی سیرت و کردار، اخلاق و عادات، عبادات و معاملات، آداب و اطوار کی تشکیل سازی کے لئے مطالعہ شروع کر دیں، زیر تربیت افراد یہ چیزیں دیگر کتابوں سے کم پڑھتے اور سمجھتے ہیں کیونکہ ان میں صرف وہ حروف ہیں جن کے پاس زبان نہیں جبکہ مربی وہ کتاب ہے جس کے پاس حروف بھی ہیں اور انہیں بولنے کے لئے زبان بھی ہے اس لئے ان کا مرکز و محور مربی ہوتا ہے۔ یوں جو افراد تیار ہوتے ہیں ان میں ہر خوبی کا منبع درحقیقت ان کا مربی ہی ہوتا ہے۔ یہ ذمہ داری بھی ہمارے منہاجینز خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ذمہ داری کے مذکورہ تقاضے کے مطابق وہ خود کو مجسم پیکر بنائے ہوئے ہیں۔

٦۔ دعوتی ذمہ داریاں

دعوت ہی ہر تحریک کی پہچان ہوتی ہے اور اس کی روح بھی، تحریک کا فروغ اور پھیلاؤ اس کی موثر دعوت پر منحصر ہے۔ دعوت تحریری صورت میں بھی ہے اور تقریری میں بھی۔ کتابی صورت میں بھی ہے اور خطابی میں بھی۔ بقیہ صورتیں ان میں ہی آجاتی ہیں۔ کاش ہماری دعوت کی یہ دونوں صورتیں اتنی موثر اور منظم ہوجائیں کہ پاکستان کی دھرتی کا ایک چھوٹا سا گاؤں تو کیا بلکہ ایک گھر بھی نہ بچے جہاں ہماری دعوت دونوں صورتوں میں پہنچ نہ جائے۔ اسی وقت ہی ہم اپنے بے مثال قائد کے خواب مصطفوی انقلاب کو شرمندہ تعبیر کرسکتے ہیں۔ کاش ہم ایسی منصوبہ بندی کریں کہ ہمارا دعوتی اور فکری لٹریچر معاشرے کے ہر فرد تک پہنچ جائے۔ فکر قائد کے حوالے سے پاکستان کا ہر خطہ اور گوشہ روشناس ہوجائے۔

الحمدللہ! اس وقت مرکز کی سطح پر اور مختلف اضلاع میں جزوی اور مستقل طور پر منہاجینز یہ ذمہ داری نبھا رہے ہیں جس کے دور رس اور انتہائی حوصلہ افزاء نتائج سامنے آرہے ہیں۔

۷۔ ہمہ جہتی تحریکی ذمہ داریاں

کسی خاص ذمہ داری کو نبھانے کا تحریکی زندگی میں ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ فرد خاص دیگر ذمہ داریوں سے کلیۃً لاتعلق بھی ہوگا اور بے خبر بھی کیونکہ ایسی صورت میں سرکاری ملازمت کی طرح تحریک سے اس کا

شعبہ جاتی تعلق دور ہو جائے گا مگر مکمل تحریکی نہیں ہوگا۔ یوں یہ چیز اس کی اپنی شخصیت کو ادھورا اور نامکمل بنا دے گی اور اس کی ہمہ جہتی تحریکی پہچان کو بھی مجروح کرے گی۔ اعلیٰ تحریکی قیادت کی تیاری کا راز بھی اسی میں مضمر ہے۔ کل کو منصب قیادت پر فائز ہونے والی شخصیت تمام معاملات اور مسائل حیات کو گہرائی تک سمجھتی ہو اور ان کا مکمل ادراک بھی رکھتی ہو تا کہ وہ ہر اعتبار سے مکمل اور صائب راہنمائی دے سکے۔

اندرون اور بیرون ملک بعض منہاجینز ہمہ جہتی تحریکی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں جو بیک وقت تنظیمی و انتظامی، تدریسی وتحقیقی اور دعوتی و تربیتی امور میں مصروف عمل ہیں۔ یوں وہ تھوڑے وقت میں زیادہ محنت کرکے آرام و راحت اور وقت کی قربانی دے کر متنوع ذمہ داریاں پوری کر کے بڑے حوصلے اور جرات سے کامیابی کے سفر پر رواں دواں ہیں۔

آخر پر اتنا کہوں گا کہ الحمدللہ، اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے فکر قائد کا منہاجینز حرز جاں بن چکا ہے۔ اتباع قائد میں ہماری منزل مصطفوی انقلاب ہی ہے ہمارا جینا مرنا اسی سے وابستہ ہے۔ یہ فکر زمان و مکان کی قیودات سے بالا تر ہے جو جہاں ہے وہیں فکر قائد کا امین اور ترجمان ہے۔ ہماری متاع حیات یہی فکر قائد ہے، ہماری سوچ اور فکر کا خمیر اسی سے تشکیل پایا ہے۔ ہماری پہچان، ہماری شناخت اور ہماری انفرادیت فکر قائد ہے۔ ہمارا تشخص، ہمارا امتیاز اور ہمارا اعزاز فکر قائد ہے۔ اسی سے تمسک ہماری عزت ہے اور اس سے انحراف ہماری رسوائی ہے۔ باری تعالیٰ اس پر استقامت سے ہر کسی محفوظ رکھے۔ ہماری ہر خوبی کا منبع اور سرچشمہ فکر قائد ہے۔ اسی کا فروغ اور اشاعت ہمارا مطمح زیست ہے۔ باری تعالیٰ ہمیں فکر قائد کی ترویج کے لئے قابلیت، صلاحیت اور اہلیت کی خوبیوں سے نوازے۔ (آمین)

حضرت پیر سیف الرحمٰن مبارک رحلت فرما گئے۔۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ 27 جون 2010ء کو سلسلہ عالیہ سیفیہ پاکستان کے بانی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر سیف الرحمٰن مبارک المعروف پیر ارچی مبارک طویل علالت کے بعد دار فانی سے دارالبقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔ ان کا نماز جنازہ آستانہ عالیہ لکھو ڈیر لاہور میں پڑھا گیا جس میں ان کے صاحبزادگان کے علاوہ ہزارہا مریدین، متوسلین، خلفاء، اعزہ واقارب کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء ومشائخ نے شرکت کی۔ تحریک منہاج القرآن کا ایک اعلیٰ سطحی وفد جو مرکزی امیر تحریک صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی، مرکزی ناظم رابطہ علماء مشائخ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری، مرکزی ناظم علماء کونسل علامہ سید فرحت حسین شاہ، صدر علماء کونسل پنجاب علامہ امداد اللہ خان قادری، صدر علماء کونسل لاہور علامہ غلام اصغر صدیقی اور ناظم علماء کونسل لاہور علامہ ممتاز حسین صدیقی پر مشتمل تھا نے جنازے میں شرکت اور مرکزی امیر تحریک نے اس موقع پر اپنے خطاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور تحریک کے قائدین کی طرف سے اظہار تعزیت کیا۔